



4814CH07

دیوالی کے دیپ جلے

نئی ہوئی پھر رسم پرانی، دیوالی کے دیپ جلے
شام سلونی رات سہانی دیوالی کے دیپ جلے
دھرتی کا رس ڈول رہا ہے دور دور تک کھینتوں کے
لہرائے وہ آنچل دھانی دیوالی کے دیپ جلے
نرم لووں نے زبانیں کھولیں پھر دنیا سے کہنے کو
بے وطنوں کی رام کہانی دیوالی کے دیپ جلے
آج منڈیروں سے گھر گھر کی نور کے چشمے پھوٹ پڑے
گچھے شعلوں کی یہ روانی، دیوالی کے دیپ جلے





جلتے دیمک رات کے دل میں گھاؤ لگاتے جاتے ہیں شب کا چہرہ ہے نورانی، دیوالی کے دیپ جلے
چھیڑ کے سازِ نشاطِ چراغاں آج فراق سناتا ہے
غم کی کتھا خوشی کی زبانی دیوالی کے دیپ جلے

(فراق گورکھپوری)



معنی یاد کیجیے

سانولی	:	سلونی
زردی لیے ہوئے سبز رنگ، ہلکا سبز رنگ	:	دھانی
سردیوار، دیوار کا اوپری حصہ	:	منڈیر
روشنی	:	نور
بھاؤ	:	روانی
زخم	:	گھاؤ
نور سے بھرا ہوا، روشن، چمکدار	:	نورانی
ساز یعنی باجہ، نشاط یعنی خوشی دیوالی خوشیوں کا تہوار ہے اس میں خوشی کے چراغ جلانے جاتے ہیں	:	سازِ نشاطِ چراغاں
کہانی، داستان	:	کتھا

سوچیے اور بتائیے۔

1. دھانی آنچل کے لہرانے سے کیا مراد ہے؟
2. چراغ کی لوئیں دنیا سے کیا کہہ رہی ہیں؟
3. منڈیروں سے نور کے چشمے کس طرح پھوٹے ہوئے لگ رہے ہیں؟
4. رات کے دل میں گھاؤ لگنے سے کیا مراد ہے؟
5. شاعر غم کی کتھا کیوں بنا رہا ہے؟

مصرعوں کو مکمل کیجیے۔

1. لہرائے.....دیوالی کے دیپ جلے
2. آج منڈیروں سے گھر گھر کی.....
3. چلتے دیپک رات کے.....
4. گھلے شعلوں.....دیوالی کے دیپ جلے
5. چھیڑ کے.....آج فراق سناتا ہے

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

رسم سلونی منڈیر نور روانی نورانی

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

شب پرانی نور نشاط غم

املا درست کیجیے۔

نشات ساز بے وتن ثلونی چراگاں

عملی کام

- دیوالی کے موضوع پر اور بھی کئی شاعروں نے نظمیں لکھی ہیں۔ اسکول کی لائبریری سے کتاب لے کر نظیر اکبر آبادی کی نظم دیوالی پڑھیے اور لکھیے۔
- دیوالی کارڈ بنا کر اس میں رنگ بھرے۔

پڑھیے اور سمجھیے۔

اکرم نے پوچھا	میں نے پوچھا
اکرم کو روٹی دی	مجھے روٹی دی
اکرم کا سر پھٹ گیا	میرا سر پھٹ گیا

اوپر کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ ترتیب وار فاعلی، مفعولی یا اضافی حالت میں ہیں۔ پہلے کالم میں یہ اسم ہیں دوسرے میں ضمیر۔ حالت کی تبدیلی سے اسم میں تبدیلی نہیں ہوتی لیکن ضمیر میں تبدیلی ہوگی۔

غور کرنے کی بات

- دیوالی خوشیوں کا تہوار ہے لیکن خوشی اور غم کا چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے۔ خوشی کے موقع پر کچھ محرومیاں اور ناکامیاں بھی یاد آجاتی ہیں وہ انسان کو غم زدہ کر دیتی ہیں۔ اس نظم میں دیوالی کی خوشی کے ساتھ ساتھ غم کی یہی کیفیت ظاہر کی گئی ہے۔